نمبر ۲۶ | قادیان دارالامان ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۲-۳-۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

ان دنون مین حضرت اقدس نے سوائے ایک دو نمازون کے باقی کل نمازین باجماعت ادا کین - ۲-۳ جولائی کے نوٹون کا کاغذ گم ہو جانے کی وجہ سے ان ایام کے اذکار درج اخبار نہ ہو سکے +

۴ جولائی قبل از عشاء

تعویذ ایک شخص نے مسئلہ استفسار کیا کہ تعویذ کا بازو وغیرہ مقامات پر باندھنا اور دم وغیرہ کرنا جائز ہے کہ نہین اسپر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جناب مولانا حکیم نور الدین صاحب کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ احادیث مین کہین اسکا ثبوت ملتا ہے کہ نہین حکیم صاحب نے عرض کی کہ لکھا ہے کہ خالد بن ولید جب کبھی جنگون مین جاتے تو آنحضرت صلعم کے موئے مبارک جو کہ آپ کی پگڑی مین بندھے ہوتے آگے کی طرف لٹکا لیتے - پھر آنحضرت صلعم نے صرف ایک دفعہ صبح کیوقت سارا سر منڈوایا تھا تو آپنے نصف سر کے بال ایک خاص شخص کو دیدئے اور نصف سر کے بال باقی اصحاب مین بانٹ دیئے - آنحضرت صلعم کے جبہ مبارک کو دھو دھو کر مریضون کو بھی پلاتے تھے - اور مریض اس سے شفایاب ہوتے تھے ایک عورت نے ایک دفعہ آپ کا پسینہ بھی جمع کیا یہ تمام اذکار سنکر حضرت اقدس نے فرمایا کہ پھر اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ بہر حال اسمین کچھ بات ضرور ہے جو خالی از فائدہ نہین ہے اور تعویذ وغیرہ کی اصل بھی اس سے نکلتی ہے - بال لٹکائے تو کیا اور تعویذ باندھا تو کیا میرے الہام مین جو ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے آخر کچھ تو ہے تب ہی وہ برکت ڈھونڈینگے مگر ان تمام باتون مین تقاضائے محبت کا بھی دخل ہے +

صادقون کے صغائر پر نظر اندازی کا طریق عظیم الشان انسانون کے صغائر پر نظر کرنیکا ذکر ہوا فرمایا کہ صدق و وفا مین جو عظیم الشان انسان ہوتے ہین ان کے صغائر کا ذکر کرنے سے سلب ایمان ہو جاتا ہے خدا تو ان صغائر کو عفو کر دیتا ہے اور انکے کارنامون کی عظمت اس قدر ہوتی ہے کہ اسکے مقابلہ مین صغائر کا ذکر کرتے ہی شرم آتی ہے اسی لئے وہ رفتہ رفتہ ایسے معدوم ہو جاتے ہین کہ پھر ان کا نام و نشان ہی نہین رہتا +

۵ لغایت ۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین کل نمازین بفضل خدا حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ۷ جولائی کو کوئی ذکر قابل اطلاع ناظرین نہین +

۵ جولائی قبل از عشاء

تبلیغ اور چندے کا انتظام فرمایا کہ کتابون کو شائع کرنا چاہیئے تاکہ تبلیغ ہو - دیکھا جاتا ہے کہ دہلی کے پیرے بہت کم لوگون کو ہمارے دعاوی کی خبر ہے اسکا انتظام یون ہونا چاہیئے کہ ایک لمبا سفر کیا جاوے اور اس مین یہ تمام کتب جو کہ بہت سا ذخیرہ پڑا ہوا ہے تقسیم کیجاوین تاکہ تبلیغ ہو - اللہ تعالےٰ نے ہمین بہت سے سامان دئے ہین ان سے فائدہ نہ اٹھانا اللہ تعالےٰ کی نعمتون کا انکار ہوتا ہے - ہمارے لئے ریل بنائی گئی ہے جس سے مہینون کا سفر دنون مین ہوتا ہے +

اور قوم کو چاہیئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کیخدمت بجالاوے مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری مین کوتاہی نہین چاہیئے - دیکھو دنیا مین کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہین چلتا - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ ع سب رسولونکے وقت چندے جمع کئے گئے

پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے اسوقت اس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے ہر انسان اگر بازار جاتا ہے تو بچے کے کھیلنے والی چیزوں پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے تو پھر یہاں اگر ایک ایک پیسہ دیدیوے تو کیا حرج ہے خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے لباس کے لئے خرچ ہوتا ہے اور ضرورتوں پر خرچ ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گران گزرتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنوں میں صدہا آدمیوں نے بیعت کی ہے مگر افسوس ہے کہ کسی نے انکو کہا بھی نہیں کہ یہاں چندہ دن کی ضرورت ہے۔ خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے جسقدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہیں کرتے ہمیں توانکے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے +

چاہیئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کرونگا کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسکے رزق میں برکت دیتا ہے اس دفعہ تبلیغ کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اسکا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے اور ہر ایک آدمی کو چاہیئے کہ وہ عہد کرے کہ مدرسہ میں اسقدر چندہ دیوے گا اور لنگر خانہ میں اسقدر۔

بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالےٰ سے پکا عہد کر لو کہ اسقدر چندہ ضرور دیا کرونگا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونیکا کیا فائدہ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسطرح سے نکالا کرے چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لاکر سامنے رکھدیا۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہیئے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کسقدر لاتا ہے ابوبکر رضؓ نے سارا مال لاکر سامنے رکھدیا اور حضرت عمر رضؓ نے نصف مال آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے حالانکہ اپنی گذران عمدہ رکھتے ہیں ان کے برخلاف ہندوؤں وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندہ جمع کر کے کارخانہ چلاتے ہیں (اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعوں پر صرف کرتے ہیں۔) حالانکہ یہاں تو بہت ہلکے چندے ہیں پس اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہیئے وہ منافق ہے اور اسکا دل سیاہ ہے۔ ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے صحابہ کرام رضؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے +

یہ معاہدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ معاہدے ہوتے ہیں اسکو نباہنا چاہیئے ان کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنےٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اسکے سامنے نہیں ہو سکتا تو پھر احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹکس وغیرہ لگاکر وصول کرتے ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اسمیں پھر غفلت نہ ہو +

---

۶ جولائی قبل از عشاء

عذاب الٰہی کا معیار

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس بات کو سوچنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا ہونے والا ہے۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں قتل کے عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا حالانکہ صحابہ رضؓ بھی قتل ہوتے تھے لیکن وہی قتل کفار کے لئے عذاب کا حکم رکھتا تھا اور مسلمانوں کے لئے شہادت کا۔ عذاب کا معیار یہی ہے کہ انسان دیکھے کہ کونسا فریق زیادہ تباہ ہو رہا ہے آیا موافق یا مخالف۔ پس جو زیادہ تباہ ہوتا ہو انکے لئے عذاب ہے اسی طریق سے آج کل مقابلہ کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے طاعون کو عذاب کے طور پر بھیجا ہے اس میں دیکھنے والی یہ بات ہے کہ آیا ہماری جماعت کے لوگ زیادہ مرتے ہیں یا مخالف۔ پھر خود ہی معلوم ہو جاویگا کہ اس عذاب نے کن کو نیست و نابود کر دیا اگر ہماری جماعت کے بھی بعض فوت ہو جاتے ہیں تو اس میں حرج نہیں ہے کیونکہ صحابہ بھی جنگوں میں قتل ہوتے ہی تھے۔ ہاں البتہ ایسے آدمی جنسے شماتت اعدا ہو سکے بچائے جاوینگے جب بدر اور احد کی لڑائیاں ہوتی تھیں تو کوئی سمجھتا تھا کہ امر فارق کیا ہے کبھی انکو فتح ہوتی کبھی صحابہ کو تاہم بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو خدا تعالےٰ اعجازی طور پر مرنے سے بچا لیتا ہے دیکھو ابوبکر اور عمر کو لڑائیوں میں بچا لیا اس کا نام اعجاز ہوتا ہے ورنہ موت تو ہر ایک کے لئے ہے +

موعود اور غیر موعود فرمایا کہ موعود وہ ہے جسکا ذکر منکم میں ہے جیسے کہ فرماتا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات الخ۔ ورنہ اس طرح خواہ صدہا مسیح آدیں اور کسی امت کے ہوں مگر وہ موعود نہ ہونگے کیونکہ وہ منکم سے باہر ہونگے حالانکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ منکم کا ہے پھر باہر سے آنے والا کیسے موعود ہو سکتا ہے +

---

۸ - جولائی ۱۹۰۳ء

کل نمازیں حضرت اقدس نے با جماعت ادا کیں +

قبل از عشاء

فرمایا کوئی کسی بات پر ناز نہ کرے۔ فطرت انسان سے الگ نہیں ہوا کرتی جس فطرت پر انسان اول قدم مارتا ہے پھر وہ اس سے الگ نہیں ہوتا یہ بڑے خوف کا مقام ہے (حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہیئے) عمر کا اعتبار نہیں ہے اسلئے ہر ایک شے پر دین کو لازم رکھو زمانہ ایسا آگیا ہے کہ اس سے پیشتر تو خیالی طور پر عمر کا اندازہ لگایا جاتا تھا مگر اب کوئی اندازہ لگ نہیں سکتا۔ ایک دانشمند کے لئے ضرور ہے کہ موت کا انتظام کرے خدا تو موجود ہے اسکے لئے بھی کچھ فکر چاہیئے ہم اسقدر عرصہ سے اپنی برادری سے الگ ہیں ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا جو اور کسی کا برادری بگاڑ لے گی من یتوکل علے اللہ فہو حسبہ خدا کے مقابلہ پر کسی کو معبود نہ بنانا چاہیئے +

ایک غیر مومن کی بیمار پرسی اور ماتم پرسی تو اخلاق سے ہے لیکن اسکے واسطے کسی شعائر اسلام کو بجا لانا گناہ ہے مومن کا حق غیر مومن کو نہ دینا چاہیئے اور نہ منافقانہ گفتگو کرنی چاہیئے +

خدا تعالےٰ کی ذات مخفی ہے مگر اسکے انوار ایسے ظاہر ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخفی نہیں ہے۔

کامیابی اور خوشی کی موت تمام نبیون سے بڑھکر آنحضرت صلعم کی ہے۔ موسےٰ ع بھی کامیاب ہوئے۔ مگر موت ان کو بھی سفر مین آئی۔ دل مین تمنا ہوگی کہ اس سرزمین مین پہونچون مگر پوری نہ ہوئی۔ مسیح ع کی موت پر خیال کیا جاوے تو اس مین غایت درجہ کی ناکامی ہے کل ۱۲ حواری تھے کسی کو بہشت کی کنجیان ملنے کا وعدہ تھا وہ نہ ملین ایک نے ۳۰ روپیہ لیکر گرفتار کروا دیا۔ ایک نے استاد پر لعنت کی بفرض محال اگر مان لیا جاوے کہ آسمان پر گئے تو بھی روتے ہی گئے خوشی اور کامیابی کی موت تو نصیب نہ ہوئی لیکن آنحضرت صلعم کا دنیا مین آنا اور پھر وہان سے رخصت ہونا قطعی دلیل نبوت پر ہے۔ آئے آپ اسوقت جبکہ زمانہ ظهر الفساد فی البر و البحر کا مصداق تھا اور ضرورت ایک نبی کی تھی ضرورت پر آنا بھی ایک دلیل ہے اور آپ اسوقت دنیا سے رخصت ہوئے جب اذا جاء نصر اللہ۔ کا وقت آگیا اس مین اللہ تعالےٰ بتلاتا ہے کہ آپ کس قسم کی عظیم الشان کامیابی سے دنیا سے رخصت ہوئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تو نے آنکھ سے دیکھ لیا کہ فوج در فوج لوگ داخل ہو رہے ہین فسبح بحمد ربک یعنے وہ رب جس نے اسقدر کامیابی دکھلائی ہے۔ اس کی تسبیح اور تحمید کر .... اور لوگون پر جو انعامات پوشیدہ رہتے ہین وہ آنحضرت پر سب کے سب کھل دئے۔ اور رحمت کے تمام امور اجلی کر دیئے + کوئی بھی مخفی نہ رکھا اسی حمد کا ثبوت اب اس آخری وقت مین آکر دیا ہے کہ ایک احمد آیا احمد کے معنے ہین حمد کرنیوالا۔ کوئی بھی ایسا آدمی نہین ہے جو ثابت کرے کہ اسقدر کامیابی کسی اور کو ہوئی ہو۔ خوشی پوری مراد دنیوی اور لذت کی موت اگر حاصل ہوئی ہے تو صرف آنحضرت صلعم کو ہوئی ہے اور کسی نبی کو ہرگز نہین ہوئی یہ خدا کا فضل ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ نفس ایسا پاک تھا کہ خدا کا اسقدر فضل ہوا اور آپ کی عصمت کا یہ ایک بڑا ثبوت ہے جیسے طبیب اسے کہتے ہین کہ علاج کر کے مریض کو اچھا کر کے دکھلا دیوے ویسے ہی لا الہ الا اللہ سے ہر ایک روحانی مرض کا علاج کر کے آپ نے دکھلا دیا اور اسی لئے دوسری تمام نبوتین آنحضرت کا سایہ ہی معلوم ہوتی ہین +

ایک جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ آج کافر نا امید ہوئے (الیوم یئس الذین کفروا)

گویا آپ کو کامیابی کے اس اعلےٰ نقطہ تک پہونچا دیا کہ کافر نامراد ہوگئے کیا انجیل مین اسکے مقابل کی ایک آیت بھی مل سکتی ہے ہرگز نہین ہے۔ مسیح ع کو صرف ایک یہودیون کی اصلاح سپرد تھی اور یہ ایک مشکل کام نہ تھا مگر قسمت کی بات ہے کہ مسیح ع کی کوئی بات بھی پوری نہ ہوئی۔ اول انکو بادشاہت کا وعدہ دیا تو پھر کہدیا کہ وہ آسمانی بادشاہت ہے۔ ایلیا کی بات پیش کی تو وہ ایسی کہ خود یحیٰی نے ایلیا ہونے سے انکار کر دیا +

پھر دیکھو کہ مسیح کی گرفتاری کیلئے دو آدمی آئے اور دو گھنٹہ کے اندر اندر اسے گرفتار کر لیا اور گرفتار کرنے والون کا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے اور وہی آنحضرت کی گرفتاری کے واسطے کسرےٰ کے سپاہی آتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمین گرفتاری کا حکم ہے تو آنحضرت صلعم انکے سامنے اسلام پیش کرتے ہین اور پھر دوسرے دن صبح کو آپ ان کو جواب دیتے ہین کہ تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا اور میرے خدا نے اسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا اب دونون نبیون کا مقابلہ کر لو جیسے آنحضرت صلعم کی دعا سے کسرےٰ ہلاک ہو گیا اسی طرح لازم تھا کہ مسیح ع کی گرفتاری کے وقت کم از کم موٹے موٹے دو یا ساٹھ آدمی ملے جاتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا سے خدا کا ارادہ تھا کہ آنحضرت صلعم کا رعب جمایا جاوے گا +

اگر ایک آدمی کے دو خدمتگار ہون کہ ایک تو رات دن خدمت کرتا ہے اور پھر تنخواہ لیتا ہے اور ساتھ ہی اسے گالی گلوچ بھی ملتے ہین اور مکروہات بھی دیکھنے پڑتے ہین اور ایک اور ہے کہ بظاہر کام تو نہین کرتا لیکن قرب اسکا بہت ہے ہر وقت آقا رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اس سے اسکے اور آقا کے اندرونی تعلقات کا پتہ لگتا ہے کہ کسقدر بڑھے ہوئے ہین۔ یہی حال مسیح ع کا ہے کہ ان کی زندگی کیسی تلخی سے گذری ہے گالی وغیرہ آپ کھاتے رہے۔ اور آنحضرت صلعم کے شامل حال کس طرح تائیدات الٰہیہ رہین۔ دنیا ہو یا آخرت خدا کے فضل کا شامل حال ہونا صداقت کی بڑی دلیل ہے۔ مسیح ع کی قوم یہود تو آپ کے بھائی ہی تھے۔ مسیح بھی توریت کو مانتے اور وہ بھی مانتے مگر پھر بھی ذرا سی بات پر اسقدر مخالفت ہوئی کہ انہون نے سولی پر چڑھایا ادھر آنحضرت صلعم کا جہان دشمن اور پھر کامیابی پر کامیابی تھی کہ آپ کے خلفاء کو بھی کامیابی ہوئی +

۹- جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور بعد نماز مغرب ذیل کے اذکار ہوئے +

قبل از عشاء

قبر مسیح مسیح ع کی قبر کے ذکر پر بعض عیسائی اخبارون نے لکھا تھا کہ یہ مسیح کی قبر نہین ہے ان کے کسی حواری کی ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان لوگون نے اقرار کر لیا ہے کہ وہ مسیح کے حواریون مین سے تھا۔ گویا تعلق انہون نے خود مان لیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی مانتے ہین کہ وہ شہزادہ نبی تھا اور زمانہ بھی وہی تو اب ان پر سوال ہے کہ اس امر کا ثبوت دیوین کہ وہ مسیح نہین تھا اور اس حواری کا پتہ دیوین جو اس طرف آیا اور مسیح کے کسی حواری کا نام شہزادہ نبی تھا اور اس امر کے ماننے کے سوائے کوئی چارہ نہین ہے کہ یہ قبر حضرت مسیح کی ہی ہے +

۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

نشانات کی ضرورت پر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی خاص رحمت ہے ورنہ دیکھا جاتا ہے کہ اسوقت کیا ہو رہا ہے نماز روزہ وغیرہ سب لحاظداری ہے۔ حقیقی نیکی کو لوگ جانتے نہین کہ کیا شے ہے خدا کے خوف سے کسی شے کو ترک کرنا یا لینا بالکل جاتا رہا ہے غرضیکہ اسوقت بڑی بحث آپڑی ہے اگر خدا تعالےٰ مدد نہ کرے۔ اور نشانات نہ دکھلائے تو پھر دہریہ کو فتح حاصل ہوتی ہے اور اسوقت صرف اسکی ہستی کا ثبوت ہی کافی نہین ہے بلکہ اس کی غیرت کے ثبوت کی بھی ضرورت ہے بعض لوگ تو گاڈ گاڈ کہہ رہے ہین بعض اسکیلئے ایک بیٹا تجویز کر رہے ہین +

آنحضرت صلعم کے وقت بھی ایسی ضرورت آپڑی تھی

اس لئے آنحضرت صلعم نے جنگ کیوقت کہا کہ اگر تو اس جماعت کو ہلاک کر دیگا تو پھر تیری پرستش کرنیوالا دنیا مین کوئی نہ رہیگا - یہی حال اسوقت ہے پس اگر مہدی اور مسیح کا یہ زمانہ نہین تو اور کس وقت کا انتظار ہے آنے والے تو صدی کے سر پہ آنا تھا اب ۲۰ سال سے بھی زیادہ گذر گئے زمانہ کی موجودہ حالت سے پتہ لگتا ہے کہ اب آخری فیصلہ خدا تعالےٰ کا ہے +

شراب کی تجارت کے مضرات

انگلینڈ اور ویلز مین شراب کے استعمال سے جسقدر نقصان غلہ اور مال کو پہونچتا ہے اور نوع انسان کو کن کن جرائم اور دکھون مین اس کی طفیل مبتلا ہونا پڑتا ہے اسکا اندازہ ناروچ کی ٹمپرنس سوسائٹی نے اس طرح سے کیا ہے +

کہ اگر دو سیر کی ایک روٹی پکائی جاوے تو ایک ارب اور تیس کروڑ روٹیان سالانہ شراب کے استعمال سے ضائع ہوتی ہین یعنے اسقدر اناج شراب کے تیار کرنے مین سالانہ صرف ہوتا ہے +

دس لاکھ چالیس ہزار ایک سو تین آدمی شراب کیوجہ سے انگلینڈ اور ویلز مین مفلس ہوئے ہین جو کہ کل آبادی کا $\frac{1}{19}$ حصہ ہے یا یون کہو کہ مفلسی کے جو اور اسباب ہین اس مین $\frac{9}{10}$ کا باعث شراب ہے + ۲ لاکھ آدمی ہر سال صرف شراب کیوجہ سے قتل ہوتا ہے ۴۳ ہزار آدمی سالانہ صرف شراب نوشی کی کثرت سے دیوانہ ہوتے ہین ۲۵ ہزار مقدمات سالانہ صرف ایسے ہوتے ہین جنکا باعث کثرت استعمال شراب ہوتا ہے +

۲ لاکھ شرابی وہان کی گلیون مین ادھر ادھر گرتے اور لڑکھڑاتے پھرتے ہین اور اپنی اس حرکت سے اپنے گھرانہ اور ہمسایہ کو سخت تکلیف دیتے ہین +

ایک لاکھ چالیس ہزار مجرم صرف شرابخواری کا ثمرہ ہوتے ہین -

ایک چوکی ۲۵ ہزار پولیس والون کی صرف اس لئے درکار ہوتی ہے کہ گھرون کی اور لوگون کے جان و مال کی حفاظت کرے +

۱۷ لاکھ ایکڑ زمین بارلے (جو) اور ۵۰ ہزار ایکڑ زمین ہاپس کے واسطے انگلینڈ مین زیر زراعت ہے کہ جن کی پیداوار سے شراب بنتی ہے +

۷ لاکھ اسی ہزار پونڈ یا ایک ارب ۱۷ کروڑ روپیہ سوبجات متحدہ امریکہ مین منشیات پر صرف ہوتا ہے اور اسکے مقابلہ پر ایک کروڑ ۵۰ لاکھ بھی مشترکہ طور پر مشن کے کامو نپر خرچ نہین ہوتے - نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک قسم کی نیکی کی ترقی کرنے مین شراب بڑی روک ہے اور انسان کو بڑی ضرر دینے والی ہی شے ہے +

۴ کروڑ ۴۳ لاکھ ۵۷ ہزار من اناج ایک سال کی شراب بنانے مین ولایت مین صرف ہوتا ہے جس کی ایک ارب ۵ کروڑ دہ سو روٹیان تیار ہوتی ہین جن مین ایک روٹی کا وزن دو سیر ہو لیکن اگر ہندوستانی روٹیونکے حساب سے شمار کیا جاوے تو روٹیون کی تعداد ۲۰ کھرب (۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) روٹیونکے قریب ہوتی ہے - اگر ان ولائتی روٹیونسے (جو کہ فی روٹی ۳ پونڈ وزنی ہوتی ہے) ایک فرش بنایا جاوے تو ۱۰ فیٹ چوڑی اور ۱۰۱ سو میل لمبی ایک سڑک بن جاوے گی + اور اگر ان روٹیون کو ایک چھکڑے مین لاد کر لنڈن کی ایک دوکان سے دریائے ٹیمز مین ڈالا جاوے اور ہر آدھ گھنٹہ مین ایک گھوڑے والا چھکڑا ۵ سو روٹیان لے جاوے اور فی یوم دس گھنٹہ کام کرے تو اس طرح ۳۴۰ سال درکار ہونگے + یا ایک سال مین ۳۴۰ ایسی گاڑیان ان روٹیون کو ڈھو دیوین گی - لیکن ہماری رائے مین اسقدر اناج کا دریا برد کر دینا بہت عمدہ بات ہے بجائے اسکے کہ اس سے شراب بنائی جاوے کیونکہ دریا مین ڈالنے سے صرف اناج ضائع ہو کر نیست و نابود ہو جاوے گا مگر جب اس سے شراب بنائی جاوے گی تو اس سے بے شمار انسانون کو ضرر پہونچیگا - اور ان کے اخلاق خراب ہون گے اور دنیا رنج و محن سے بھر جاوے گی - تو بجائے اسکے کہ اناج اور انسان دونون کو تباہ اور ہلاک کیا جاوے یہ بہتر ہوگا کہ صرف اناج کو ہی تباہ کیا جاوے +

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۵ مطبوعہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۹۹

ایک دفعہ منشی صاحب کا مکان بن رہا تھا اور درویش مٹی گارہ کا کام کرتے تھے اور گھڑون سے تغار مین پانی ڈالتے تھے کہ دفعتہً گھڑا ٹوٹ گیا منشی صاحب نے کہا فلان عورت سے گھڑا قیمت دیکر لے لو عورت نے کہا حضرت مین قیمت نہین لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے اسکو پانچ چھ ماہ سے تپ آتا تھا اور وہ وقت تپ آنیکا تھا منشی صاحب نے دل ہی دل مین خیال جمایا اور وہ وقت اسکا ٹل گیا اور پھر تپ نہ آیا +

ایک دفعہ ایک خوش آواز خوش الحان مولوی صاحب سرہند مین تھے اور ان کو باری کا تپ جاڑے سے آیا کرتا تھا جمعہ کا دن اور اسی بخار کی باری کیوجہ سے انہون نے امامت سے انکار کیا نماز کے بعد منشی صاحب نے ان کو کہا کہ فلان معجزہ سنا دو وہ لحاف لئے بیٹھے تھے کہنے لگے مجکو تپ چڑھتا ہے رہ نہین سکتا - منشی صاحب موصوف نے کہا تم معجزہ شروع کرو خدا تعالےٰ اسکی برکت سے تپ دور کر دیگا - انہون نے معجزہ شروع کیا منشی صاحب نے خیال جمایا پانچ سات شعر پڑھے ہونگے کہ تپ کم ہونے لگا ادھر معجزہ ختم ہوا اور ادھر انہون نے لحاف پھینکدیا کہ تپ نہین ہے +

اسی طرح ایک شخص کی آنکھین دکھتی تھین وہ دم کرانے آیا منشی صاحب نے اپنا ایک انگوٹھا اس کی آنکھ پر رکھا اور ایک ضروری کام تھا اسکے لئے فوراً اٹھکر چلے گئے دو گھڑی کے بعد اس کی آنکھ راضی ہو گئی پھر دوسری آنکھ پر دم کر لینے چار گھڑی بعد فائدہ ہوا +

سنہ ۱۸۹۵ء مین جب کہ راقم بھی اس عمل کا تجربہ کرتا تھا تو ایک دفعہ میرے ایک دوست کے صاحبزادے کو باری کا بخار چڑھا کرتا تھا - وہ اس عمل کے قائل نہ تھے مین نے ان کو کہا کہ دیکھو آج تم کو بخار آتا ہے اور مین دم کرتا ہون مینے ان پر اس دن عمل کیا اور ان کو اس دن بخار نہ آیا لیکن بعد تجربہ کے مینے اس کی مشق اس لئے چھوڑ دی کہ ہمارے امام نے ایسے مکروہات مین رکھا ہے +

(باقی آئندہ)

درس قرآن شریف

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۵ مطبوعہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳

اس زمانہ مین یہ بات اچھی طرح سمجھ مین آتی ہے آپ لوگ جو مرزا صاحب کے پاس آتے ہین اچھی طرح جانتے ہین کہ یہان قرآن مجید کے مضمون پر چلنے کی تاکید کیجاتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے واسطے کس قدر کوشش کیجاتی ہے قرآن کریم کو اللہ کی زندہ کتاب - اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول ثابت کیاجاتا ہے اور کسقدر کوشش کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کھوئی ہوئی عزت کو پھر اسی طرح قائم کیا جائے جس طرح صحابہ مین تھی - اس قوم کے مقابلہ پر عیسائیون کی قوم ہے جو قرآن شریف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت بے عزتی کرتے ہین اور ایسی گالیان دیتے ہین کہ ایک شریف انسان سن بھی نہین سکتا - مثلاً ایک کتاب امہات المومنین ہے - اس مین ایسی گندی گالیان دی ہین کہ دہریہ اور کنجر بھی ایسا کام نہین کرسکتا - وہ مسیح ابن مریم کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہتے مین اور یہ ایسی بری بات ہے کہ قرآن مین اسکی نسبت آیا ہے وقالوا اتخذ الرحمن ولداً - لقد جئتم شیئاً اداً - تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہداً + اسپر بعض مسلمان اپنے بھائیون رشتہ دارون - اور دوستون کو جو مرزا صاحب سے بیعت کرتے ہین کہتے ہین کہ اگر تم عیسائی ہوجاتے تو اچھا ہوتا اور یہی اس آیت کا مطلب ہے - اب اللہ تعالٰے ایسے لوگون کے انجام کی خبر دیتا ہے +

اولٰئک الذین لعنہم اللہ ۔ ایسے لوگون کو اللہ دربدر کردیتا ہے - تمام یہودیون اور عیسائیون اور ایرانیون کا ایسا حال ہوا کہ اب مدینے کے عیسائیون اور یہودیون اور ایرانیون کا نشان بھی نہین ملتا یہودی پہلے مدینے مین کچھ قتل کئے گئے - پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین بھی نکالے گئے - اور ابھی تک مارے مارے پھرتے ہین - مجوسیون کا بھی حال یہود جیسا ہے ان کی سلطنت - مذہب اور آتشکدہ سب کچھ خراب ہوگیا اور اب ان کی قوم دنیا مین ایک کمزور قوم ہے اور بالکل یہودیون کی مانند ہین - رومی عیسائی بھی روم بیت المقدس اور پھر قسطنطنیہ سے نکالے گئے اور رومیون کی عالمگیر سلطنت کا بھی نشان باقی نہین

ومن یلعن اللہ فلن تجد لہ نصیراً + یعنے جسکو اللہ دربدر کرتیا ہے اسکا کوئی حامی نہین رہتا -

پیشگوئی | اللہ نے یہ بات پیشگوئی کے طور پر فرمائی ہے کیونکہ بعض لوگ کہتے تھے کہ اگر یہودی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑینگے تو ہم ان کے ساتھ ہوکر لڑینگے اور اگر وہ مدینے سے نکال دیئے جاوینگے تو ہم بھی انکے ساتھ ہی نکلین گے اور اس بات کو اللہ تعالٰے نے سورہ حشر رکوع ۵ مین اس طرح بیان کیا ہے -

لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احداً ابداً - وان قوتلتم لننصرنکم واللہ یشہد انہم لکذبون - اور باقی تمام قومین بھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ملعون ہوئین یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یا اب ہونگی ان کی بھی کسی نے مدد نہ کی اور نہ آئیندہ کوئی کریگا -

ام لہم نصیب من الملک فاذاً لا یوتون الناس نقیرا - کیا ان کو کوئی سلطنت کا کچھ حصہ ملا ہوا ہے اگر ملا ہوا ہوتا تو مسلمانون کو ایک نقیر بھی نہ دے سکتے +

نقیر - کھجور کی گٹھلی کی پچھلی طرف ایک باریک سا نقطہ ہوتا ہے جس سے کھجور پیدا ہوتی ہے اور اس لفظ کے یہان استعمال کرنے مین یہ نکتہ ہے - کہ وہ مسلمانون کو کوئی ایسی چیز نہین دے سکتے جو ان کے واسطے برومند ہو آج کل کے مسلمانون کو بھی اللہ نے یہ توفیق نہین دی - ام یحسدون الناس علی ما اتٰہم من فضلہ فقد اتینا آل ابراہیم الکتاب والحکمۃ واتینٰہم ملکاً عظیماً کیا یہ لوگ مسلمانون پر حسد کرتے ہین کہ اللہ نے ان کو فضل دیا - پس ہم نے آل ابراہیم کو ایک کتاب دی اور حکمت دی (حکمت وہ پکی باتین جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اتباع قرآن سے استنباط کرتے ہین) اور ایک بڑی سلطنت دی اس مین ایک پیشگوئی ہے - کہ مسلمانون کو ایک بڑی سلطنت ملے گی اور دوسرے یہودی اور اہل کتاب کو حسد کرنے سے منع کیا جاتا ہے کیونکہ مسلمان بھی ابراہیم کی اولاد سے تھے اور یہودی بھی ابراہیم کی اولاد سے تھے فمنہم من آمن بہ ومنہم من صدّ عنہ - وکفٰی بجہنم سعیرا + ان اہل کتاب سے کچھ لوگون نے اس فضل کو مان لیا ہے اور بعض اس فضل سے رُک گئے ہین - جو رک گئے ہین ان کو جہنم مین ڈالا جاویگا +

ان الذین کفروا بایٰتنا سوف نصلیہم نارا - کلما نضجت جلودہم بدلنٰہم جلوداً غیرہا لیذوقوا العذاب ان اللہ کان عزیزاً حکیما + یعنے جن لوگون نے ہمارے نشانون کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ مین ڈالین گے - جب ان کی جلدین پک جاوین گی تو ان جلدون کو اور جلدون سے بدل دینگے - تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھین - تحقیق اللہ زبردست ہے اور حکیم ہے مسیح موعود کے دشمن بھی اب طاعون کے جہنم مین جل رہے ہین یہان اللہ تعالٰے بیان کرتا ہے کہ ہم کسی کو بےوجہ دوزخ مین نہین ڈالتے جو ہمارے نشانون کی بیقدری کرتے ہین اور انکار کرتے ہین انکو دوزخ مین ڈالا جاتا ہے اور دوزخ مین ڈالنا بھی حکمت سے خالی نہین اس سے انکے گناہون کی معافی ہوتی ہے +

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحٰت سندخلہم جنّٰت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابداً لہم فیہا ازواج مطہرۃ وندخلہم ظلاً ظلیلاً + ترجمہ - جنیک جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کو ہم ضرور باغون مین داخل کرینگے جنکے نیچے ندیان بہتی ہین وہ ان مین رہ پڑے ان کے لئے ان مین پاکیزہ ساتھی ہونگے اور عمدہ سایون مین ہم ان کو داخل کرینگے + خدا تعالٰے کے وعدے سچے ہین اور جو کچھ وہ مومنون کو آخرت مین دینے کا وعدہ کرتا ہے اس کی ایک مثال اس دنیا مین بھی عطا کرتا ہے آنحضرت کیوقت جو صحابہ ایمان لائے انہون نے خدا تعالٰے کے اس وعدہ کو اسی دنیا مین اپنی زندگی مین اس طرح پورے ہوتے دیکھا کہ شام کا ملک فتح ہوا جہان دجلہ اور فرات کی ندیان چلتی ہین اور عجیب باغ ہین اور قیصر و کسرٰے کی لڑکیان انکے ہاتھ مین آئین جو اپنی عظمت عفت اور خاندان کے لحاظ سے بہت پاکیزہ تھین اور اب بھی جو لوگ ایمان لاوین اور اچھے کام کرین - ان سے خدا اپنا وعدہ اسی طرح پورا کرے گا +

(باقی آئندہ)

نیوگ اور طلاق

البدر کے کسی گذشتہ نمبر مین ہم نے ناظرین کو بتلایا تھا کہ لاہور کی آریہ سماج اور احمدی جماعت کے مابین مسئلہ طلاق اور نیوگ پر بحث ہوتی رہی ہے اور جس مین ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو تائید الہی سے ایک نمایان فتح حاصل ہوئی اب لاہور کی احمدی جماعت کے جائینٹ سکرٹری میان معراج الدین صاحب عمر نے اشاعت کیغرض سے وہ کل اشتہارات ارسال کئے ہین جو کہ آریہ سماج کے بالمقابل احمدی جماعت کیطرف سے شائع ہوئے اور جن مین سے آخری دو اشتہارات کی نسبت ابھی تک آریہ سماج لاہور کیطرف سے کوئی تسلی بخش جواب شائع نہین ہوا - اس کارروائی کی روئداد مندرجہ اشتہارات کو ہم اس غرض سے بھی اشاعت کرنا پسند کرتے ہین کہ شائد اس تحریک سے ہی آریہ سماج کو تحریک ہو اور وہ اشتہار نمبر ۳ کے مستفسرہ سوالات کا کوئی معقول جواب حسب شرائط قرار دادہ پبلک کو دیکر اس امر کو ثابت کر سکے کہ واقعی ہین نیوگ کا عمل ورآمد آریہ سماج ہندوستان مین اسی طرح رائج ہے جیسے دیگر مذہبی رسومات اور نیوگ کی خاطر اپنی بیاہتا بیویون کو دوسرے بیرج داتو نکے سپرد کر دیتے ہین ان کی حیا اور غیرت کی کسی رگ کو بھی جنبش نہین ہوا کرتی اور جس طرح سے وہ زبانی نیوگ کا دعوے کرتے ہین آیا ان کی سماج کے معزز ممبر دنکا اسپر عملدرآمد بھی ہے کہ نہین

نیوگ او طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

ناظرین اس بات کو جانتے ہونگے کہ آریہ صاحبان کی کتب مقدس مین نیوگ کرنے کرانے کو بہت افضل اور دھرم کا کام سمجھا گیا ہے اور اسلئے کئی ہفتون سے نیوگ کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے آریہ صاحبان دلچسپی کے ساتھ مباحثات کے جلسے کر رہے ہین - نیوگ کا ماحصل یہ ہے کہ بیوہ عورت یا مرد جبکہ اپنی شہوت کو روک نہ سکین تو دوسرے مردون یا عورتون سے تعلق پیدا کرکے مرد اپنے لئے اور عورت اپنے لئے بچے لے سکتی ہے اور عورت اور مرد کی شادی کے تعلقات کی موجودگی مین مفصلہ ذیل حالات مین نیوگ کی ضرورت ہوتی ہے - (۱) جب خاوند کم از کم تین سال کے لئے سفر پر گیا ہو (۲) یا جب خاوند پاس موجود ہو اور اس سے حمل نہ ٹھہرے (۳) یا جب اولاد مر جایا کرے (۴) یا جب خاوند سے لڑکیان ہی ہون اور لڑکے نہ ہون (۵) یا جب مرد اور عورت دونون مین سے کوئی دائم المریض ہو (۶) جب اپنی عورت حاملہ ہو اور مرد سے رہا نہ جائے - (۷) یا جب عورت سخت کلام ہو یا مرد ستانیوالا ہو غرض ان حالتون مین عورت یا مرد کے لئے یہ دھرم ہے کہ ایک دوسرے سے شادی کے تعلقات قطع کرنیکے بغیر عورت غیر مردون سے اور مرد غیر عورتون سے نیوگ کیا کرین اور نیوگ کے لئے ایک عورت دس مختلف غیر مردون کے ساتھ اسقدر ہمبستری کر سکتی ہے کہ دس تک بچے حاصل کرے - تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ آریہ سماج لاہور کے ڈبیٹنگ کلب نے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے اور نیوگ کی تائید مین تقریرین کرنیکا بیڑا اٹھایا ہے - اور ہمین بھی بغیر ہماری تحریک یا درخواست کے مباحثہ کے لیے مدعو فرمایا - ان صاحبان کی تحریرون اور تقریرون سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ضد اور تعصب کو چھوڑ کر جو باتیں انہین سچی اور معقول نظر آوے گی اسکو بلا رعایت قومیت وملت قبول کرنے مین عذر نہین کرین گے - ان اصحاب کی اس منشائے تحقیق کو دیکھکر ہمین نہایت خوشی ہوئی تھی کہ یہ تعلیم یافتہ صاحبان ستت کو قبول اور اسَت کو ترک کرنے مین سچی جرأت اور آزادی سے کام لینگے اسلئے ہم نے ۲۳ اور ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء کے جلسون مین حاضر ہوکر مسئلہ نیوگ پر جو ایک غیر معقول وغیر معتدل وخلاف فطرت وخلاف اصول تمدن ومعاشرت واصلیت اور انسان کی روحانیت اور اخلاق پر بدترین اثر ڈالنے والا ہے - مختصر طور پر چند اعتراضات جو نہایت واضح تھے پیش کر دئے - اور اس کی حقیقت جیسا کہ ستیارتھ پرکاش یعنے وید بہاشن پنڈت دیانند صاحب مین درج ہے جلسہ مین کھولکر سنادی گئی - آریہ صاحبان نے مسئلہ طلاق کو نیوگ کیساتھ مقابلہ کرنا چاہا - اگرچہ دو امور کا باہمی مقابلہ کرنے کے لئے ان اشتراک اور مناسبت کا ہونا ضروری ہوتا ہے - بدون اسکے مقابلہ کی درخواست کرنا معقول نہین ہوسکتا - اور نیوگ اور طلاق مین کوئی مشارکت اور مشابہت اور مناسبت نہین - یہ دونون بالکل مختلف الکیفیات ہین کیونکہ نیوگ تو اسکا نام ہے کہ جس مین بیوہ عورت اور رنڈوا مرد نیوگ کرائین یا کرین یا خاوند اپنی بیاہتا بیوی کو دوسرے مردون سے ہمبستری کرنے کی اجازت دے اور بیرج داتا کی خوشنودی اور آسایش کے لئے آپ سامان مہیا کرے - اس مین گو عورت دس تک بھی غیر مردون سے نیوگ کرائے لیکن پھر بھی اسی خاوند کی بیوی بدستور رہتی ہے - اور تعلق شادی مین کچھ فرق نہین آتا بلکہ جو اولاد غیرون کے نطفہ سے حاصل کرتی ہے وہ اسی پتی کی اولاد کہلاتی ہے - بمقابل اسکے طلاق مین یہ کیفیت ہے کہ جہان یہ واقعہ ہو جائے وہان نہ تو وہ مرد مطلقہ عورت کا خاوند ہی رہتا ہے اور نہ عورت اس شخص کی بیوی رہتی ہے - تعلق شادی بالکل فسخ اور قطع ہو جاتا ہے اور نہ طلاق کے بعد کی اولاد غیرون کے نطفہ سے حاصل کی ہوئی کے ساتھ اس مرد کو کوئی واسطہ ہوتا ہے جسکا نطفہ ہوتا ہے اسی کی اولاد کہلاتی اور ہوتی ہے - طلاق اسوقت واقعہ ہو سکتی ہے جب حدود اللہ قائم نہ رہین اور جس طرح کہ دکھ دینے والے سڑے گلے عضو کو ڈاکٹر کاٹ کر وجود سے علیحدہ کر دیتا ہے - تو پھر وہ کٹا ہوا عضو اس بدن کا جزو نہین رہتا اسی طرح مطلقہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے علیحدہ کئے جاتے ہین - لیکن چونکہ آریہ صاحبان نے اپنے اشتہارون اور تقریرون مین طلاق کا مقابلہ نیوگ سے کرنے پر بہت زور دیا اس لئے ہماری طرف سے ان ہر دو مسائل پر یکجائی طور پر بیان کیا گیا +

اس بات کے ختم ہوجانے کے بعد آریہ سماج نے ہماری کسی تحریک کے بغیر ان مسائل پر ہم اہل اسلام سے سلسلہ بحث ختم کر دیا چنانچہ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹرایٹ لا پریزیڈنٹ آریہ سماج نے ۳۰ - اپریل کے جلسہ مین بھی اعلان کر دیا تھا کہ آیندہ نیوگ کے متعلق بحث سناتن دھرم والون سے ہوگی اسکے بعد جلسہ برخاست کیا گیا +

تھوڑے ہی دنون بعد آریہ سماج نے پھر از سر نو اسی بحث کو چھیڑنا چاہا چنانچہ ہمارے مکرم بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب احمدی کی خدمت مین ایک چھٹی سکرٹری آریہ سماج کیطرف سے موصول ہوئی جس مین انہون نے یہ درخواست کی تھی - جسکے جواب مین یہ عرض کیا گیا کہ ہم سے زبانی مباحثہ تو آپ بند فرما چکے ہین اور بقول آپ کے پریزیڈنٹ صاحب کی

زبانی بحث اسقدر ہو چکی ہے کہ لوگوں کو اپنے لئے ان ہر دو مسائل پر صحیح رائے قائم کرنے کے لئے کافی ہو پھر اسی بحث کو زبانی جاری کرنا ان ہی امور کا اعادہ ہوگا اور اس سے سوائے تضیع اوقات اور کوئی بین فائدہ نہ ہوگا اگر آپ واقعی طور پر ہم سے ان دونوں مسائل کے متعلق ایک روشن اور قطعی فیصلہ کرنا چاہتے ہین تو ہم مفصلہ ذیل تجاویز پیش کرتے ہین جن سے بہتر اور کوئی فیصلہ کی صورت تجویز نہین ہو سکتی اور وہ تجاویز یہ ہین کہ۔

(۱) آپ کو مسئلہ طلاق پر جسقدر اعتراضات ہماری ان مسلمہ کتب دینی کی بنا پر ہین وہ جمع کر کے ہمارے پیش کرین جن کتب کو ہم سند مانتے ہین (اور یہ کتاب قرآن کریم ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اس حد تک کہ قرآن کے معارض نہ ہون) اسی طرح ہم اہل اسلام مسئلہ نیوگ پر آپ کی کتب مسلمہ (ویدا ور ستیارتھ پرکاش) کے بنا پر اعتراضات آپ کے پیش کرینگے (۲) فریقین کے اعتراضات مشہور مذہبی اور دوسری اخبارات فریقین مین شائع کئے جائین (۳) ان اعتراضوں کے جواب دینے کے لئے کافی مہلت فریقین کو ہونی چاہئے اور دونون قومون مین سے جو شخص چاہے (متانت اور معقولیت سے) جوابات لکھکر اپنی قوم کے سکرٹری کی خدمت مین بھیجدے (باقی آیندہ)

نیا اردو ریلوے ٹائم ٹیبل

یہ ٹائم ٹیبل ہمین محمد فضل حسین صاحب بسمل کلاتھ مرچنٹ بک سیلر اینڈ پبلشر مراد آباد کیطرف سے بغرض ریویو پہونچا ہے چونکہ ریویو کا اصلی مفہوم ایک شے کے حسن و قبح پر نظر ڈالنا ہے اس لئے اس کی نسبت ہماری یہ رائے ہے کہ اہل ہند کو اس کی بڑی ضرورت تھی جسے بسمل صاحب نے پورا کیا ہے اور اسمین صرف ریلوے ٹرینون کی آمد و رفت کے اوقات اور سٹیشنون کے نام وغیرہ ہی درج نہین ہین بلکہ ایک بڑا ذخیرہ دیگر ضروری معلومات کا بھی ساتھ دیا ہے۔ سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۰۴ء اور سنہ ۱۹۰۵ء کی جنتری۔ سفر ریل کے متعلق قانون اور کار آمد باتین۔ غیر ممالک کے واسطے پروانہ راہداری۔ جنتری برآورد تنخواہ تار گھرون اور ڈاکخانونکے قانون۔ سکون کا تبادلہ۔ طلوع و غروب ماہتاب اور دوسری مفید جنتریان کہ جنسے کسی مہینے کی کسی تاریخ کا پتہ مل سکے وغیرہ وغیرہ مفید مضامین کا ذخیرہ ہے مگر تاہم ایک ٹائم ٹیبل کی حیثیت سے جو احتیاط اسکے طبع کرنے مین ہونی چاہئے تھی وہ ملحوظ نہین رکھی گئی ہم امید کرتے ہین کہ بسمل صاحب آئندہ ہر ایک امر کو بڑی احتیاط کے ساتھ درج فرماوینگے اور حتی الوسع نوع انسان کے فوائد کو اپنے ذاتی فوائد پر ترجیح دیکر رضائے الہی کے پہلو کو مقدم رکھینگے خدا تعالے فرماتا ہے۔ جو شے نوع انسان کو زیادہ فایدہ رسان ہوتی ہے وہ بہت دیر زمین پر قائم رہتی ہے۔ خط۔ کاغذ۔ صحت۔ اور ریلوے کے متعلق ضروری اطلاعون کو بہت تفصیل کے ساتھ درج ہونا چاہئے موجودہ تفصیلات ہماری نظر مین کافی نہین ہین مگر تاہم ایک بڑی ضروری خدمت کو سرانجام دینے کی غرض سے ہم مصنف کے تشکر گذار ہین خدا تعالے اون کو اس سے زیادہ قومی خدمات کی توفیق عطا کرے +

یہ ٹائم ٹیبل بانکی پور۔ اعظم گڑھ۔ لکھنؤ۔ بھوپال۔ مدراس۔ کراچی۔ مراد آباد۔ علیگڈھ وغیرہ ریلوے اسٹیشنون پر ایجنٹوں اور ملازمون کے ذریعہ فروخت ہوتا ہے۔ قیمت اس کی صرف ۴ر ہے مگر ہم پبلک کی خیر خواہی کو مد نظر رکھکر سفارش کرتے ہین کہ اس کی قیمت مین ضرور کمی ہونی چاہئے +

سیالکوٹ کی احمدی جماعت نے ایک بڑا سائبان مسجد اقصے قادیان کے لئے بھیجا ہے اور اس سے پیشتر بھی ایک سائبان اسی باہمت جماعت کیطرف سے آیا ہوا موجود ہے مگر چونکہ وہ صحن مسجد کے لئے کافی نہ تھا اب اس دوسرے سائبان کے آجانے سے نمازیونکو بہت آرام حاصل ہوگا خدا تعالے سیالکوٹ کی احمدی جماعت کے مال و جان مین برکت دے اور دوسری احمدی جماعتون کو توفیق دے کہ ایسے حسنات مین وہ سیالکوٹ والون سے پیچھے نہ رہین۔ جہانتک ہم دیکھتے ہین۔ ہمارے سیالکوٹی بھائی بلحاظ تعداد جماعت و اخلاص و مقدار چندہ وغیرہ اکثر جماعتون پر سبقت لے گئے ہوئے ہین +

نظم

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر نمبر ۲۰ مطبوعہ ۵ جون سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۹

جناب مہدی کا زور بازو ہر ایک منکر کا سر شکن ہے
ہر اک جو اٹھا مقابلہ مین گرا وہ آخر یہ ہم جانی
وہ مہدی آخری زمان ہے خدا کی غیرت کا وہ نشان ہے
وہ دین احمد کا پہلوان ہے ہے ختم آخر یہ پہلوانی
اگر نہین اسکے پاک چہرہ مین نور مولا کا ایک عالم
تو کیون ہے ورد زبان پاکان جمال انور کی مدح خوانی
اگر نہین وہ خدا کا عاشق تو اسکے باطن مین کیون اثر ہے
ہزارون بندون نے اس کی صحبت مین پایا ہے فیض جاودانی
اگر نہین وہ بفضل یکتا۔ اگر نہین وہ بعلم دریا
تو کس لئے عالمان جید نے آپ کی اتنی قدر جانی
اگر نہ تھا اسکے ساتھ مولا تو کیون ہوئی اسکی فتح ہر جا
فنا ہوئے کیون اسکے سارے اعدا ہر ایک نے اسکی تیغ مانی
اگر نہین اسکے سر پہ قائم خدا کے اقبال کا ستارہ
تو کسلئے جابجا ہے جاری حضور والا کی حکمرانی
سمجھنا تم نے حکمرانی سے دنیوی حکم و بادشاہت
کہ وہ تو روحانی سلطنت ہے کہ ہے ان کی سرکار آسمانی
تمام عالم اگر سراسر امنڈ آوے بجنگ مہدی
تباہ ہو جاوین سارے آخر یہ بات ہم نے ہے ٹھیک ٹھانی
وہ کون ہین ہے کیا ہے نام ان کا جو ہین صدی کے امام برحق
ہے نام نامی غلام احمد مسیح موعود قادیانی
ہزارون علما ہزارون صلحا ہزارون صاحب وقار و بیدار
ہزارون سنجیدہ لایق انسان ہزارون اشخاص خاندانی
مسیح کے بن چکے ہین خادم جہاز احمد مین چڑھ گئے ہین
خدا کی رحمت اب ایسے طوفان مین کرتی ہے انکی بادبانی
اسیقدر پر نہین ہوئی بس جناب مہدی کے خادم ہونگی
ابھی تو لاکھون کروڑون انسان ملک ہے نوبت نمر آنی
خدا نے فرمایا اب ارادہ کہ ہووے اسلام جگ مین غالب
بزور تحریر پاک مہدی بڑھیگا یہ حزب اسانی
مسیح موعود کی جماعت بڑھیگی پھولے پھلیگی دائم
رہینگے مغلوب تا قیامت مخالفت کے تمام بانی
حضور والا کے سر پہ سایۂ خدا کے الطاف کا ہے بیحد
ہر ایک چاکر ہے اس کے در کا امیر تیمور گورگانی
خدا کی رحمت کا وہ نشان ہے وہ دینی دعوتکا میزبان ہے
ہر اک سعید انکا میہمان ہے ہے ختم ان پر یہ میزبانی
دعاؤن کا مستجاب ہونا امور غیبی کا بھید کھلنا
بشارتونکا ظہور پانا یہ سارے انوار آسمانی
حضور مہدی مین ہین عیان یہ علامتین صفا اور روشن
ہے پوشیدہ یہ ساری باتین نہین یہ کچھ قصے یا کہانی
غرض یہ ممکن نہین عزیز و کہ صادقونکے مقابلہ مین
کوئی مخالف فلاح پاوے یہ قول فیصل ہے آسمانی
یہ دوستانہ گذارش اپنی سنا دی ہم نے مخالفونکو
اگر نہ سمجھین تو سمجھے ان سے خدا کی غیرت بغہرانی

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۹۶۷	عائشہ زوجہ سلطان	جوکہ خورد	گجرات
۹۶۸	فضل نمبردار	رر	رر
۹۶۹	حسن محمد ولد دولت بخش	دہاروالہ	رر
۹۷۰	غلام جیلانی طالب علم ایف اے کلاس کالج	لاہور	لاہور
۹۷۱	امام الدین ولد الٰہی بخش	پسرور	سیالکوٹ
۹۷۲	فرمان علی ملازم بارک ماسٹری	کوہاٹ	کوہاٹ
۹۷۳	شیخ عبد العزیز صاحب رر	نابہ	نابہ
۹۷۴	ہمشیرہ مرزا عباس علی صاحب	خوشحالگڑہ	خوشی الگڑہ
۹۷۵	قاسم	سعد اللہ پور	گجرات
۹۷۶	حسن بی بی	داعیوالہ	سیالکوٹ
۹۷۷	سندہی	رر	رر
۹۷۸	عائشہ بی بی	٠	٠
۹۷۹	نورنگ	٠	٠
۹۸۰	عیسےٰ	٠	٠
۹۸۱	فاطمہ	اٹھوالالن	گورداسپور
۹۸۲	دولت	رر	رر
۹۸۳	عائشہ	رر	رر
۹۸۴	غلیم بی بی	رر	رر
۹۸۵	ابراہیم ولد [illegible]	رر	رر
۹۸۶	فتح دین	٠	٠
۹۸۷	مہر دل خانصاحب ایپلنویلس	مردان	پشاور
۹۸۸	بیگم بی بی ہمشیرہ عطا محمد صاحب اوورسیر	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۹۸۹	امیر حسن پٹواری	اوجہ بیلہ	ہزارہ
۹۹۰	غلام احمد ولد محمد علی	کوٹلی کپی	سیالکوٹ
۹۹۱	غلام حسن ولد اللہ جوایا	رہتاس	جہلم
۹۹۲	مسماۃ اللہ جوائی	جہلم	رر
۹۹۳	اہلیہ شیخ محمد بخش صاحب محرر پولیس	کوئیٹہ	کوئٹہ
۹۹۴	عبد المجید ولد محمد بخش	رر	رر
۹۹۵	عبد العزیز رر	رر	رر
۹۹۶	ہاجرہ رر	رر	رر
۹۹۷	اقبال بیگم رر	رر	رر
۹۹۸	ام ایوب اہلیہ محمد علی صاحب	کالا شاہ کالو	لاہور
۹۹۹	شیخ اسمٰعیل ولد عبد العزیز	سوجی لائن	شملہ

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۰۰	والدہ محمد دین	گولیکی	گجرات
۱۰۰۱	امام علی صاحب کلرک دفتر	٠	٠
۱۰۰۲	شاہ پیر محمد سوداگر	برہمان	برہمان
۱۰۰۳	سید عبد اللہ شاہ صاحب	سرگوبندپور	گورداسپور
۱۰۰۴	رسول بی بی دختر کرم الدین	احمد آباد	جہلم
۱۰۰۵	غلام فاطمہ رر	رر	رر
۱۰۰۶	محمد بخش	رعیہ	گجرات
۱۰۰۷	سلطان احمد	رر	رر
۱۰۰۸	غلام نبی ولد فیض بخش	پریم کوٹ	گوجرانوالہ
۱۰۰۹	احمد ولد اللہ بخش	رر	رر
۱۰۱۰	شیخ احمد ولد قطب الدین	٠	سیالکوٹ
۱۰۱۱	فضل دین ولد الٰہی بخش	درکی والہ	رر
۱۰۱۲	سندھی ولد حاکم	سند رگڑھ	امرتسر
۱۰۱۳	نبی بخش ولد سردار	رر	رر
۱۰۱۴	محمد شفیع پوسٹ ماسٹر	جنڈولہ	٠
۱۰۱۵	امام علی ولد پیر محمد	دہرمکوٹ رندہاوہ	گورداسپور
۱۰۱۶	قطب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	صاحبگڑھ	پٹیالہ
۱۰۱۷	سیف اللہ ولد کریم اللہ	رر	رر
۱۰۱۸	حشمت اللہ ولد قطب دین	رر	رر
۱۰۱۹	محمد اسمٰعیل ولد چراغ دین	میانی گہاروالی	شاہپور
۱۰۲۰	غلام قادر	صدر بازار	سیالکوٹ
۱۰۲۱	جلال دین صاحب امام مسجد	تلواڑہ	رر
۱۰۲۲	سید محمد شاہ زمان صاحب	کوائی	ہزارہ
۱۰۲۳	عبد الرحمٰن ملازم رر	رر	رر
۱۰۲۴	کرم بی بی زوجہ الٰہی بخش	شنکارپور	گورداسپور
۱۰۲۵	مہربان زوجہ سبحان	رر	رر
۱۰۲۶	تابو زوجہ گلاب	رر	رر
۱۰۲۷	جیوان زوجہ بوٹا	رر	رر
۱۰۲۸	جھنڈی زوجہ مندرا	رر	رر
۱۰۲۹	طالع بی بی زوجہ اللہ دتا	رر	رر
۱۰۳۰	عائشہ زوجہ رکھا	رر	رر
۱۰۳۱	حسینابی بی زوجہ غلام فرید	رر	رر
۱۰۳۲	راجن بی بی زوجہ کیمان	رر	رر
۱۰۳۳	برکت بی بی زوجہ احمد	رر	رر
۱۰۳۴	تنہو ولد الٰہیا	نوان شہر	ہوشیارپور
۱۰۳۵	اہلیہ تنہو	رر	رر

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۳۶	اللہ دتا خیاط	پنڈی بھٹیاں	
۱۰۳۷	والدہ اللہ دتا	رر	
۱۰۳۸	زوجہ اللہ دتا	رر	
۱۰۳۹	مسماۃ اللہ جوائی دختر اللہ دتا	رر	
۱۰۴۰	حیات محمد ولد رر	رر	
۱۰۴۱	کرم الٰہی	لدھا سنگہ والہ	لاہور
۱۰۴۲	حیات محمد ولد امیر بخش	رجوعہ	گجرات
۱۰۴۳	فتح بی بی زوجہ امیر بخش	رر	رر
۱۰۴۴	راجہ ولد رر	رر	رر
۱۰۴۵	شاہ محمد ولد حیات محمد	رر	رر
۱۰۴۶	علی محمد ولد رر	رر	رر
۱۰۴۷	زوجہ حیات محمد	رر	رر
۱۰۴۸	مسماۃ فضلان دختر حسن محمد	رر	رر
۱۰۴۹	علی محمد ولد قطب الدین	رر	رر
۱۰۵۰	خان محمد ولد حسن محمد	رر	رر
۱۰۵۱	احمد دین ولد فضل	رر	رر
۱۰۵۲	اللہ جوائی زوجہ عمر بخش	رر	رر
۱۰۵۳	امام بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۵۴	بھاگی رر رر	رر	رر
۱۰۵۵	بہشتان زوجہ سلطان	رر	رر
۱۰۵۶	سردار بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۵۷	فضلان بی بی زوجہ سکندر	رر	رر
۱۰۵۸	راج بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۵۹	طالع بی بی زوجہ خدا بخش	رر	رر
۱۰۶۰	زوجہ حسن محمد	رر	رر
۱۰۶۱	عمران دختر حسن محمد	رر	رر
۱۰۶۲	بیگم بی بی دختر رر	رر	رر
۱۰۶۳	محمد بخش ولد اللہ بخش	باہڑیانوالہ	رر
۱۰۶۴	بیگم بی بی والدہ محمد بخش	رر	رر
۱۰۶۵	اللہ بخش ولد خوشی محمد	کوٹلا کالیانہ	رر
۱۰۶۶	گل فاطمہ زوجہ سید غلام ہمیشاہ صاحب ہیڈ کلرک دفتر سب اسسٹنٹ کمشنر صاحب		یوگنڈا افریقہ

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر چھپکر شائع ہوا+